

۱۹۱
 بہترین کے سکنہ پھولی اس کا کوڑا
 اور پین پورنے لگی سو کوڑا وہ ازان
 انیسویں میں جتنی ہی تم ہو گئے بجان
 روتی ہوں چاچو پھین پر ازان میں ان

۱۹۲
 تیرا کہے کہا پھر یہ جو گزری
 اٹھو مے غم میں تھا گئی داری
 جہاں کی پدیل جی ہے تیار سواری
 اب کبھی کیا بتی ہو جان کھل جاری

۱۹۳
 آج آفاق و قیود کا نشان اٹھا
 یعنی سور کا علمدار جہاں اٹھا
 خلق سے فوج جیتی کا نشان اٹھا ہے
 قزاقوں سے نوز خان اٹھا ہے

۱۹۴
 تو عزم سفر کر دے و رفتی زہر میں
 بستی مگر فوٹیش شکستی مگر من

۱۹۵
 گر حکم ہو اکتات پہاڑ کے میں مومن
 عمو کہوں سقا کون کیا لکے میں مومن

۱۹۶
 اشتیاقا نہیں ہیں سات عرب و تے میں
 نل ہے سردار علمدار جدا ہونے میں

۱۹۷
 نہا ہین تم چھوڑ گئے کوٹھار
 اب بھلق میں بھیرے کے سار
 غزوت بازو سے پویا کے مارے
 کہہ سے سوا کوئی نہیں پاس جبارے

۱۹۸
 اس پھری جس کے ہاتھوں سر عثمان چھوٹی
 اک کر ٹوٹا باقی تھا سوا بٹوٹی ہے

۱۹۹
 کلے جہاں کے گائے میں سلطان تم
 تھے تو یکس کر اب ابدہ ہو کیس تم
 کبھی گئی مارے کے انوں ہوا
 دل میں ماسو کیجے میں بھی جانے والا

۲۰۰
 اسے قوت بازو شہنشاہ مدینہ
 کو تر پہ گئے بھر نہ کو کیا مشاک کینہ

۲۰۱
 جانوش پیر اب کجا پیر
 جہاں کروض میں خادم ہو تھا
 شہزادی خاطر سے کو رسم خارا
 حاصل ہو مجھے تیارہ مطلقا تھا

۲۰۲
 آج سردار علمدار جدا ہونے میں
 شاد و صرشت میں جہاں اودھو کوڑا میں
 بیان کرے صین شکون سے نوز خان میں
 جہاں کو شش سے یہ کھوٹے ہیں

۲۰۳
 تاکہ کہا کرتے کہ سے یہ ابار
 تو انی سکنہ جی بیان ابدل افکار
 سکر کا شہزادے کہنے میں آ پبار
 بھیجے میں نہ بیجا کیا معلوم نہ ما

۲۰۴
 توخت دل ضیفم مہوود صمد ہے
 یا حضرت عباس علی وقت مدد ہے

۲۰۵
 کسطح ہر کون ہر ہین آتا ہے
 خلق سے فوج جیتی کا نشان جاتا ہے

۲۰۶
 ایسا نواظلاک گرین خاک پہ پھٹ کر
 بے صبر سے رو لینے دلا شے پلٹ کر

<p>۴۴ خیر تو کیسے گریب اور سو کیسے ہم دہرہ آجی تو گریب تو سو سو فوج سب گزشتی مارے گئے نوس ہم دل میں نا تو کیسے میں بھی دوزخ ام</p>	<p>۴۵ رکھے نہ بوسے کہ نہیں سے گراؤ جھکو سمجھا نہ ہو کیا دکھ سے بھلاؤ کیا کرتوں لاشیں نابو میں نہیں تلاؤ دیکھو ایسا نور ماورائے کون چھتاؤ</p>	<p>۴۶ بوسے عباس کیسے بکارتے چلائی آئیے ابون کلتے میں کیسے میں تو لاش حضرت کی نہ دکھا مجھ سے بقدیر سارے گئے نہ سے ختم کی نصیر</p>
<p>۴۷ اس گھڑی جگر ہاتھوں سے عیان چھوئی ہے اک کر ٹوٹنا باقی تھا سوا ب توئی ہے</p>	<p>۴۸ دلو دیتا ہوں جو پیغام ترے مرینکا وہ یہ کتاب ہے کہ میں جہنم میں کرینکا</p>	<p>۴۹ تمہے جو آئی ہو آ بھائی وہ چھو آئے علی اکبر جیسے فرزند مرا مر جائے</p>
<p>۴۸ اب نہ مل رہا تو کو عباس سے بھجائے بندہ کو بھجایا اب یہ نہ لگاتے ہیں بہتو خادم ہیں گرجائی بھی لگاتے ہیں جانی جو ہوتے ہیں وہ بجائی کام ہیں</p>	<p>۴۹ تم جو یہ کہتے ہو بجائی سرخوش مستقدن بیایا سوئی ہر فوج خوار بیچو تم گھوڑے لگتے کو رو صا کہیں ان بھی خالی نہ ہے اسے بجائی خوار</p>	<p>۵۰ اب انصاف کریں میرا میں نہیں بندہ دیکھا کیا اور نہ کیا باغ میں قتل نامم ہو عباس سے پھر ہونے کا فوج سب کے گھنی بے سوز حلاوت ہوا</p>
<p>۵۱ جو جو بیگانہ تھا وہ تمہے فدا ہو بجائی ہے کچھ آج کی حدت نہ ادا ہو بجائی</p>	<p>۵۲ جا کے اب زینت بانو کو میں بھجائے تانے احمد مختار کو بھجواتا ہوں</p>	<p>۵۳ بجز امداد قائم سے میں شر ماتا ہوں اسکے پڑ سے کو بھی خیر میں نہیں جاتا ہوں</p>
<p>۵۴ بیگانہ ہوا قائم کیسے سے پار بن خریدار سے بر سر قضا کا بازار میرا چند کہ کہی ہے فوج نثار یوں آئے نہیں کیوں نہ ہو حلاوت</p>	<p>۵۵ قتل ہو گیا جگمدم مر گیا آتش ہوش گرا تو میں انداسے اور گجا جا نہیں تو آتیا بخش لاش علی اکبر یوں حال میں پھر جا گیا پیر پیر</p>	<p>۵۶ چلے بندے اگر طلق لگا حضرت کا اور پیدا کیے میں خدمت جلد میں پھر ننگ روئی جانب سے پور مقرر کیا اور میں کی مجھ سے ہر سے قبل تو کر کیا</p>
<p>۵۷ ایک حد سے مالک میں تلوار کے ہیں عزت آئی ہو پیر جیلد کر کے ہیں</p>	<p>۵۸ بود تیرا کیسے امدت پہ فدا ہونا تم سب عزیز و نکو میں سویا ہوں فراہم</p>	<p>۵۹ سر نہیں کہ جب شمر جدا کرتا تھا گھر میں بیٹھا ہوا عباس تو کیا کرتا تھا</p>

۳۱۱
 روئے نہ نہ لکھا اور نام خان
 خیر بھائی میں بیٹے کے لاشے پر
 لڑکر لند و موی باندھو شہادت پر
 نیکو کوشہ ہو بلکہ میں اب بیخبر

۳۱۲
 بولے عباس میں صدوزے کے شیخ پر
 زلفین کھونڈے سلا بن جوئی شاہ ام
 روئے وہ بولی چچا جان بلکہ پیتم
 جیتے جا کے پانی کوڑتے میں ہم

۳۱۳
 کچھ بدست کلینے سے لیا شکر
 بلکہ پاش و کچا اے اور کد کما
 نہ پہچانے تو میں آئے مفد تیرا
 بولی وہ آوے کہ لب بوس و مظلوم چا

۳۱۴
 ایس آفت میں بھائی سے جدا بھائی ہو
 کیا کرو تم جو مسخت میں تنہائی ہو

۳۱۵
 سر پر جن چون مان با پ نہیں ہو میں
 آج بڑیس میں ہم اون کی طرح سو میں

۳۱۶
 اب ہمیں کب رخ اون کی زیارت ہو
 بولے عباس علی جبکہ قیامت ہو گی

۳۱۷
 کوش کے لیے بے شک ملار چھکا
 باغ سے ہوئی خوشی کس کا ویلا
 اچھی ماس کی گھوڑا تھا نیکل کوڑھا
 ہو لکڑے درخت پر وہی آئے نہا

۳۱۸
 یون تو جب کھا تو جان ہی نہ
 بہت چاہئے میں اب سے عاشق زار
 بعد شہر کے میں اب سے کبھی ماس برابر
 مارنا تھا اور نہ کبھی زور سار

۳۱۹
 کچھ بہ آرا ملار دیاں رہا ہوا
 موت گھوڑ کی نساں کے کھڑی تھی چا
 شکر کلب کی چھٹھ خانے آہ و کجا
 ناگمان آئی یہ آواز کہ غم و غیا

۳۲۰
 آئیں روئی کہ سیاسی یہ تری پاری
 میو کوڑے کہ پسر وقت مدد گاری ہے

۳۲۱
 آج کوئی نہیں یہ دیکھتا حالت میری
 آگے اس شہر میں کیا پھر گئی سمت میری

۳۲۲
 کی مرے پونی کی عباس شہ قسائی ہے
 نساں انکی رکاب آج بترک آئی ہے

۳۲۳
 اسے عباس فریضہ نہ لکڑاں
 بلکہ اسے شہر کے لکڑاں نامان
 پاپس بھی اور بھی ہر طرف سے
 لکڑاں میں لکڑی کی لکڑاں کوڑاں

۳۲۴
 روئے عباس نے ذرا کرا میں نہ لکڑاں
 ہوش ہوئے کسی میں تو کوڑا پوچھا
 چھپے میں لاشہ لاشہ تو آج او ملار
 اب کوئی ہم میں چھل کی شہر میں تلوار

۳۲۵
 کچھ بہ ناگزیر بہ کچھ عباس
 غامی نہ لکڑاں رکاب اس کی شہر چا
 وہ شہر کوڑے سے پیشہ کار بلکہ پوچھا
 وہ چلا نہ کوڑاں لکڑاں میں چھل کوڑاں

۳۲۶
 اسے شہر کے وہ مصوم جو چلائی ہے
 تو قصائی کوڑے کی صد آئی ہے

۳۲۷
 پیار کو جو نہیں شاہ ام کرے ہیں
 آج وہ دیکھتے محبت تری کرتے ہیں

۳۲۸
 شاہ یون بھائی کی وقت میں خریدی
 جیسا حیدر کو وہ آکر کے ہی آرتی ہے

۲۷

راہ میں مصیبتیں عیاں آئیں یا گاہ
کے بعد لوں کہتے نہیں حال تو آقا کا تباہ
میں پھر بار تو نظر آئی عیبت است شاہ
ہنچے سوچا کہ یہاں لب شکست آہ

۲۸

بولے عباس اندر کے پانہ ام
واہ کہ رسم کر شہ یوسف کے چشم پر دم
ہالی بزم میں جلال شہ دران ہم
ہنچے سوچا کہ یہاں لب شکست آہ

۲۹

کہتی وہ ہم بزم غم خلم شہ
قول پر ہوا کہ راضی ہو کر
یہ لوں پر کہو بدیل تو سار دن پیر
ہنچے سوچا کہ یہاں لب شکست آہ

پانوں جب کبھی بزم گئے ہیں مہر جاہن
دو لوں ہاتھوں کر کر کے چلا آئے ہیں

شانے است کے یہ تیوں لکھو لکھو گنا
زور بازو دید اللہ نہ دکھلاؤ گنا

کہیں یہ پھیل ہوئی کیوں ج کو لوں
چیکے سے کتا تھا حضرت عباس آئے

۳۰

اور سے عباس کی توی یہ اور ہو
انہا سے عباس کی نقلیں پور دور سے
جو کہ بافتوں کو چہرہ تکی یہ کہا
سب کا وقت ہو اور آتک تلمیم رضا

۳۱

بولے عباس لہو لکھو شکر وفا
اؤ گنا نظم و رسم آجکا یہ لطف و عطا
بھاری تیر تو عباس پر مہر سے کیا
سگر کہو گنا دیدوں میں اچھین بریا

۳۲

میں ہنچا لہو لکھو عباس اور کیا
عین شہ میں شہاؤ کیا ہوئی
دار فطرت علی آگے چلے تو نے
یہی بد وقت بجا فتنی نہیں ہوئی بجا

نوع و اولہ اچا طرف ہوتی ہیں
آپ سینے میں شہشاہت کھنکھتے ہیں

آپ کو شش بہت کی طلب گاری ہے
جان عباس کو بھی اس میں پیاری ہے

تھا علی نے تو بہ قوت در خیر اولہ
اور یہاں آمد عباس لشکر اولہ

۳۳

شہ نے زبا لکھو عباسی رخ کنے کہا
بہت ہے اس زبا میں نودان لکھ
اور کیا کہوں کہ تو بچھین اسکی رضا
اب یہ است کی محبت ہے پڑ پڑ کیا

۳۴

کہہ کے بیخانہ میں پیکر خوش
تو کہے بھائیوں لکھو کہ خدا کو سونپا
شرف اندر علی لکھو کہ تلمیم رضا
لب پوزا و علی اور زبان از لکھ

۳۵

کہہ لکھو لکھو عباسی وار لکھ
کہہ لکھو لکھو عباسی وار لکھ
کہہ لکھو لکھو عباسی وار لکھ
کہہ لکھو لکھو عباسی وار لکھ

کلمہ تو نقل ہو جا میں سو گھر آیا ہوں
تھے میں آئی سفارش کے لیے آیا ہوں

رن چکا کہ عجب صاحب شہ شہ آریا
غل ہوا لشکر رو بہ میں کہ وہ شہ آریا

شہر خود ہی پیر شہ بھی کہلا تا ہی
شہر جو وقت گزشتا ہے غضب لاتا ہے

۱۷۷
کسے پھر شکر سے دیا ہو گیا
آج اس جہاں کو سو کر کیا دکھ میں
جاکے اگر تو عباس مکی کو بھیجا
دو اور تو مع دولت وال دنیا

۱۷۸
بولے عباس از اثر تو آتا بر کمان
قابل سیلاب میر کا ہر سیا کام بیان
بولے چھوڑ آؤن جا تلجی باؤن بر بان
سکہ غازی نے امان دی کجور بلو بر بان

۱۷۹
موت کیوں آپ کی بو بونی نظر
دیکھن لاش کو لٹا ہوا غسل کا فدا
آپ کی ان توہینت میں ہر اس شہر مور
کون تھے لاش پڑھا چنگا یہ سبھی ہوا

۱۸۰
چھوڑ کر شہ کو جو عباس امیر آسکا
ٹوٹے جانے کا در سے دل سے تعلق سجا

۱۸۱
ہم دم جنگ تو شیر و کلبھی لگا کر تین
بروز فاسے کسی دشمن کو نہیں مارتے تین

۱۸۲
نہ سوم ہو گا نہ ماتم میں کوئی رو گیا
ایسے مرنے میں حصول آپ کو کیا ہو گیا

۱۸۳
تیرکے لگانا تو شہر سے نکال
وہ غنی ہے اسے کت لے لے گیا خیال
اور کا زیندگی چھین کر شہر سے نکال
کر نادوین ہی سے ہی بڑا تھا سوال

۱۸۴
تیرکے کا اوز خوش جا مان عرب
سن خوبی بن بنین کیا نانی کوئی اب
پیر سے رو کو بھی آتا ہے رہ رہ کی عجب
آپ دیدو داشت کیا کیا یہ غضب

۱۸۵
آپ نے شہر کو کہہ آیت طالب کیا
بکر جان جا بیکین ظلم و یوسف پیر کیا
اب یہی صلیقت توت ہر قریب کیا
چھوڑ دیکھے شہر ظلم کو رین کیا

۱۸۶
خوشم اسد اللہ یہ کسلانا ہے
پھر بھلا نور کہیں دام میں بھی آتا ہے

۱۸۷
دیکھے اپنی درازینت و زیبائی کو
اور نظر کیجیے شبیر کی سقائی کو

۱۸۸
چلیے جیسے میں سر آگاہ بھلاؤن میں
دیکھے مشک علم شاہ کو دے آؤن میں

۱۸۹
پسند لگائے کہ تو جا تو بھلا
شہر چا رہا روز سو عباس ہوا
تسک نیکر پہ بانڈی ہو شہر سے بھلا
کھلکر وہ عباس میں نہیں آتا

۱۹۰
اس قدر قدر کوئی اپنی کھا دیا
ناسو بھی کوئی اون نام شاد دیا
تو کہنے بسر فاطمہ کیا دیا ہے
ساتھ محتاج کا بھی کوئی بھلا دیا

۱۹۱
معلم تھے جس کو وہ تھج ہی کیا
دوہم ڈلتے تاکت جسے ہے کیا
پسند لگائے کہ تو جا تو بھلا
شہر چا رہا روز سو عباس ہوا

۱۹۲
بظیر شہر کا وہ خسر بسدا آیا
اپنے بھائی کا گلہ خشک بت یاد آیا

۱۹۳
الفٹ شاہ میں کیا آپکے ہاتھ آیا
اک علم پایا ہر کیا رنج و الم پایا

۱۹۴
خیر کرتے ہو شہر دین کی عماری کا
پہنو خلعت یہاں سبج کی سالی کا

<p>۱۰۴ ابو دینار از زمین عقلندگی تحاری بود سانه نگاه سازدان تم بر پستانه ام کے شد کچھ شوقہ قتل شورش پیاہ</p>	<p>۱۰۳ جسکو کہتے ہیں فغانستہ زنی اور گھر کو مان کو نشہ ظلم کی خاطر چھوڑا بھولت ہیں باس میں مسموم کے جھنگل بھرا قد وانی نشہ ظلم کی لبتے دریا</p>	<p>۱۰۲ حق انکار سے بوجھل تر نہ زبان جھٹے قولتیا بھرا شہر شاہ و دوجان تو کافر کو مروتیوں میں اہل ایمان سکین اور کون سید ہی بوجان</p>
<p>۱۰۵ گل چراغ لحد سید لولاک کرد آج تم خاتمہ پنجتن پاک کرد</p>	<p>اپنے پیار سے ملی اگر کو تو سالاری دوپہر کے لیے نکویہ علمداری دی</p>	<p>خون سید کرے شیوہ بیند اگا اگا کام داند کہ یہ جھٹے ستر کار کا ہے</p>
<p>۱۰۶ ساتے کی قتل نہ ظلم کی یہ تو ظاہر ہے کہ بیس ہیں اور ستر انکو اعجاز زور ہے اعجاز امت سے سوا</p>	<p>۱۰۷ تینوں صحت سے بھالی یہ تھکن ہیں عالی اور کی جاہ پر کی کرتے سالار آپ ہی بھالی تر انکار اور کا دلدار ہلنے کے ہو وائستہ فتنہ کو تو دار</p>	<p>۱۰۸ جانا چون کو تو قتل کسی سے بوجا پوچھ لیا بی بی ہر ایات کا تو تیا جا تو فتنہ شک اور خالی ہے ظالم بجا تو فتنہ تیرے ہر سالی کو تر کو دیا</p>
<p>۱۰۹ درد بیزیر بین گر فالگہ کے شیر کا ہے تو بھی مالک اسد اللہ کی شمشیر کا ہے</p>	<p>تد کیچھ اہل فاکہ نین پیمانے ہیں نکو اگر سے بھی رتے میں نہ کہ جانین</p>	<p>حشر میں دوش پر شکرہ دھم کی تیرے اور سب پاسو کو سب کر کے تیرے</p>
<p>۱۱۰ جسکو بجا بجا بان نام نشان ہے جائے ہر لوگ بھر خیمہ گناہ شہا ایک سی میں بخش ہو گیا سب آل عبا ہر کو تے لوندہ بانہ کیے سنگتہ کا کلا</p>	<p>۱۱۱ بائین پتھر کی سنا اسد اللہ کالال تھر تھرانے کا سند ہو گیا غصے لال آ گیا حضرت عباس کو حیدر کا جلال پولے اور تھن اللہ زبان ہی بھجال</p>	<p>۱۱۲ میں زور اور میں اولم کا یا تو تھلا میں نہ معاون ہے پانی تو میں بندیا قل سید پر نہیں میں کہ کرے بانڈھا میں تو کرنا نہیں اولاد پر بوجھا</p>
<p>یہ کرو کام کہ جو خورم و دل شاد رہو شاہ بر باد ہوں تم خلق میں ابلو ہو</p>	<p>شہ سے چھٹنے کا سخن لب پہ جو تولا تا جدا سینہ عباس چھا جاتا ہے</p>	<p>کنے دولت بہ ہوا تم سوا پانی ہے حضرت فاطمہ کے پوتی کی سقانی ہے</p>

۱۵۵
بوجہ تبارک سالار نہ کہین کہ کجا
بجیے ایک سے بھی کم رہتے تھیں
رہتا کہ کجا رہتے عباس کجا
نظام اسطیلا پر وہ شہزادہ مرا

۱۵۶
ہو جو ابن صفیہ علیہا جانی مس
باب ہے اور بادشاہ سولین عرض
ہو کہ لو کہنے کو بھجواتے ہو یا شہزاد
بجیے شہزادہ کو جی رن کی رضا

۱۵۷
سولہ و شتر حسین ابوجہ بیکار ہے
ہوشیار شہیدان مجھ بنانا ہے
شہزادی دام میں رہ کر بیلا آتا ہے
کوئی آقا سے برسے وقت میں جانا

گوکہ بازو نہ عرش نشین ہے عباس
پر پیر کا تو ہنسل نہیں ہے عباس

یہ بھی دونوں تو ہیں فرزند تھار بابا
کیا یہ پیار ہیں نہیں ہم پیار بابا

کتاب علم ہے دانستہ خطا کرتا ہے
آج تو لفظ سے سنی کو جہد کرتا ہے

۱۵۸
کون لاش کو کچھ نہ ملا تو نہ ملا
مگر غلبہ نہ کچھ بھی شہزاد
ہم شہزاد کا جو نام نہ تھا تو نہ کجا
دالہ کہ وہ لاشے نہ رہیں کجا

۱۵۹
یہ سخن کتنی غصہ ہے کجا بابا
اور ابن صفیہ سے کہا کہ وہ
بہتری شہزاد سے رہنے میں کہ
کو شہزاد کا یہ نہیں پیر کجا

۱۶۰
اس کھڑی دیکھ مالا کا فوج گرو
تو یہ راجہ ملاقاتہ والا بابا
تو یہ فوج کمان اور کمان کجا

یہ سر مریکی زہر خلد میں جب جا لگی
بال کھولے مرے گا یہ ہتول آ لگی

جان زہر راہ میں یہ اور تو میر جان بیٹا
مان تری خاطر زہر راہی کمان بیٹا

تیرا لشکر تو یہ ہے ظلم و جفا کا لاش
اور میر بھائی کا لشکر ہے خدا کا

۱۶۱
کو بوجہ تبارک جو غم ہو نہ نہ تھا
اور ابن صفیہ کو خدایا نہ کجا
اس اور کجا یہ تو کہہ ارازل جفا
سارے زندہ سے جلا وطنی رملہ

۱۶۲
یہ تو بوجہ تبارک سے باندھنا ہے امام
انکے توڑش جو اندھے ہیں نام
تو یہ کہہ نہ ہو کجا جیسے یہ کلام
نہ آقا ہیں جن میں اور تو بوجہ امام

۱۶۳
جب نبی زاری کا لکڑا کا لاش کا
حاکم شام نہ پادہ کرے تب نہ
حق سے بھر جان ملوں کجا
مجھ سے تو راضی ہو اور راضی کجا

اور بیٹو کو علی اذن غاویے تھے
یہ تو اس کو بھائی کے نہ رہنا تو تھے

فرق تبارک میں باپ اور ولد میں ہے
اور یہ تو نہیں جیدر کے برابر ہیں

خانہ خاطر عباس جو بر باد کر
ما سے تب خلق میں حاکم مجھے آباد

<p>۱۳۷ لکھنؤ ہاتھ من لی تیج جہ جلال شرفا سب ہوا کھنڈ میں ناخدا جانب نہر جلا ساقی کوثر کا دل راہ میں لٹکا رکھا ہوا سو گم</p>	<p>۱۳۸ جہ تو خباش بیجا گیا کھنڈ سے گریہ اجالت وہاں سے تپا لاشائے شہد کو لب سے تپا بیجا شہد کو لاشی شہد کیس کی</p>	<p>۱۳۹ اکی جان ناخ شہد کو لب سے تپا لاشی اس لاش سے کئی ہوئی بیجا بیجا کو بوجھ بیجا بیجا اور بیجا</p>
<p>۱۴۰ تیج سے راہ سفر فوج کو بتلاتے تھے شیر کی طرح ترانے کی طرف جاتے تھے</p>	<p>۱۴۱ محمد شاہ نجف صدمے سے تھرانے لگی نجف پاک سے روئی صدمے آنے لگی</p>	<p>۱۴۲ بے برادر ہوا شہد اہل محرم روئین بیجا قائم کو بیجا سرکان سوتے ہیں</p>
<p>۱۴۳ دوش تیج سے آرزو نہر عشق شہاب داخل نہر ہوا سچ کی صورت شہاب بانی سے آہ بھر لیا سے نے شہد شہاب دے دیا کہ جتنے تو لیا کار شہاب</p>	<p>۱۴۴ تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا تیرا جب گرا کھڑا تیرے وہ ضعیف غلام خدا گریہ تیرے نصرت میں قیامت بیا نکلے ہاتھ سے لکڑی سے امام و دیگر</p>	<p>۱۴۵ بیانی عباس لاشی بیجا تیرے غلام تیرے ہی گرا تھکے ذرا آنکھوں بیانی احوال احوال میں یادگار کو بیجا نہر پر مارا ہے ہر سے عمو</p>
<p>۱۴۶ گھر پہنچتے ہیں کہ سر میں جہا ہوتا کر دیکھیں اب پیاسوں کی تقدیر کیا ہوتا کر</p>	<p>۱۴۷ سابقہ ہی شاہ کے اکل کی بھی روئے تھی قتل ہوا چند کرار کی پوتی نکلے</p>	<p>۱۴۸ کو تانا سے کہ اعدا ہیں سلوا لے ہیں آپرست کو نہیں آنکے سمجھاتے ہیں</p>
<p>۱۴۹ جہ تو شہد کو جو دنیا دلاؤ نکلا گریہ تھے سہولتی نفع شہد دنیا جب تھا احوال کا علم جلوہ نما کے جلاؤ دن پہلے وہی آرزو کا</p>	<p>۱۵۰ بیانی شہد کی کاہن کو بیجا بیانی سہولتی ہوئی تھے کار بیجا بیانی است تیری ابرو سے بیجا بیانی دنیا کی طرف اور بیجا</p>	<p>۱۵۱ باقاعدگی سے جو کوکبا شہد نام آرزو تیرے سہولتی سے بیجا لاشی تیرے جہا کر کاوش تیرے بیجا بیانی لاشی تیرے بیجا</p>
<p>۱۵۲ جسم عباس کا زخمی ہوا شہدوں سے مشک خالی ہوئی بیانی سے بصری ہوا</p>	<p>۱۵۳ اگر کوئی پوجتا تھا کون ترا قتل ہوا رو کے کئی تھی کہ فریاد چاقول ہوا</p>	<p>۱۵۴ دیکھو عباس علی نہر وہ سہولتی ہیں شہد تیرے جسکے سرانے پہ کھڑے ہیں</p>

۷۶
کہتے شاہ نے رومی سے کہیں کو لیا
اور اور جا رہے تھے کہ رومی نے وہاں عیا
کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر کھینچ کر
فوج سے لے لیا اور وہاں رہا اور خدا

۷۷
تو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
تو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
زندہ اس کے سے عیاں تو کہہ کر کہہ کر
کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

۷۸
اس کو شہری بیٹے کے سزا کی کہہ کر
داوی جان آپ کو کرتی کرے پوتی جو
جگہ کو وہاں لے جاتے ہیں کہہ کر
موتی ہونے میں آپ کو چا کا لانا

پاس آؤ نہ کوئی بے اولی ہوتی ہے
شاہ کی گو میں یہ فاطمہ کی پوتی ہے

عوش اللہ سے روکے خدا آتی ہے
اب چلو لاش عمار کی تعراتی ہے

انہی تہائی کے صد کے ہر اسان ہوتا
آئی نہ ہر کی صد اجاؤ نگہبان ہوتا

۷۹
نارمان لاش عیاں علی آواز
خاک پہ بیٹھے تھے سید رسول اکبر
اور کہنے طرف لاش چلی گئے
انہی لاش پہ پیتی ہوئی بادیاہ ز

۸۰
کہا کہ کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

۸۱
بس جو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
دست اسید اور تھا کہہ کر کہہ کر کہہ کر
اپنے آقا سے کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

یہی غم میں تھا کہ سہر و سینہ آئی
ماہر پھیلا دو چچا جان سکینہ انی

بر کوئی بی بی بھی مولا ایمان چلاتی ہے
چوچی زینب کی سی رونے کی صدا آتی ہے

اگر عمار شہنشاہ مدینہ مدد سے
انشہ لطف ہوں تھا کہ سکینہ مدد سے

۸۲
واہ کیا شہر عیاں لاد کر لیا
پانی پلانے کا وعدہ جو فاطمہ
دراغک میں تھا لاش پوشتہ کیا
کہا کہ کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

۸۳
تو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

۸۴
جس کو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
جس کو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
جس کو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
جس کو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر

یہ سبھی دکھا اور ہی حسرت تو رہی جاتی ہے
انہی لاش سے یہ آواز جاتی ہے

جب ملک من نہ لاش بران ہوگی
فاطمہ لاش کے بالہن پہ کاجی روگی

جو کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر کہہ کر
تھا بھی کوئی نہائی جو اس علی